۱۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۶

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۲	مطابق ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء	یوم شنبہ	مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۳ ھجری	نمبر ۱۱۵

فہرست مضامین
امانت فنڈ متعلق تحریک جدید ص۲
احمدی و غیر احمدی تفریق پیدا کرنے کی کوشش ص۳
احراری مسلمانوں سے تمام روپیہ طلب کر رہے ہیں
"البلاغ" میں احمدیت کی مخالفت
کی مذہبی و اخلاقی حالت
احمدیت کے خلاف
اعتراضات کے جواب

مدینۃ المسیح

۱۴۔ مارچ کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی صحت خدا تعالٰے کے فضل سے اچھی ہے ؛

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو خدا تعالٰے کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے ؛

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۱۳۔ مارچ میاں سلطان محمود صاحب نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین نے بھی شمولیت فرمائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سُودی لین دین کسی حالت میں جائز نہیں

(فرمودہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

" ایمان ایک بڑی بابرکت چیز ہے۔ مومن کو اللہ تعالٰے ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ مومن اپنے رب کی نسبت یقین رکھتا ہے۔ کہ وُہ ہر شَے پر قادر ہے۔ اور اللہ تعالٰے فرماتا ہے الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ مومن کو یہ ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے۔ تو وُہ خود کفیل ہوجاتا ہے۔ سُود تو کوئی چیز نہیں۔ اگر اللہ تعالٰے مومن کو کہتا۔ کہ تُو زمین کا پانی نہ پیاکر۔ تو میں ایمان رکھتا ہوں۔ کہ اس کو آسمان سے پانی ملتا۔ جس قدر ضعف اور لاچاری ہوتی ہے۔ اسی قدر ایمان کی کمزوری ہوتی ہے۔ کوئی گناہ چھوٹ نہیں سکتا۔ جب تک اللہ تعالٰے توفیق اور قوت نہ دے۔ جب وُہ قوت عطا کرتا ہے۔ تو پھر سہولت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر عذر نکال نکال کر گناہ کیے جائیں۔ جیسے مثلاً کہتے ہیں۔ کہ سُودی روپیہ لئے بغیر گزارہ نہیں۔ تو پھر عذروں کے ساتھ خدا تعالٰے کی کتاب کے کسی حکم پر عمل نہ ہو۔ سب راستبازوں کا تجربہ یہی ہے۔ کہ جب تک خدا تعالٰے رحمت کا دروازہ نہ کھولے۔ کچھ بھی نہیں بنتا۔ افسوس یہ ہے کہ جیسا بھروسہ انسان مخلوق کے دروازوں پر رکھتا ہے اگر اپنے خالق کے دروازہ پر رکھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔ مگر یہ لوگ اللہ تعالٰے کی قدر نہیں کرتے۔" (الحکم ۲۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت فنڈ متعلق تحریک جدید

جس اخلاص اور جوش سے مخلصین جماعت اس فنڈ میں روپیہ جمع کرا رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد کہ کم سے کم دس ہزار روپیہ ماہوار اس فنڈ میں جمع ہوا کرے۔ یقیناً مارچ میں ہی پورا ہو جائے گا۔ اور آئندہ نہ صرف دس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ رقم جمع ہونے کی توقع ہے۔ ذیل میں بعض احباب کی وہ رقوم درج کی جاتی ہیں۔ جو انہوں نے ماہوار دینی شروع کر دی ہیں۔ اور جو ۲۵ یا اس سے زائد ہیں تاکہ دوسرے احباب بھی ان کی تقلید کر کے اخلاص کا نمونہ دکھلائیں۔

۱۔ چودہری ظفر اللہ خانصاحب دہلی -/۷۰۰ روپے ماہوار۔ اندازاً
۲۔ چودہری نعمت خانصاحب سشن جج گوجرانوالہ -/۹۴ روپے
۳۔ چودہری بشیر احمد صاحب انبالہ -/۷۵
۴۔ محمد افضل خانصاحب رنگون -/۲۵
۵۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ -/۴۳ ماہوار
۶۔ ڈاکٹر گوہر دین صاحب برہما -/۵۴ ″
۷۔ محمد اعظم فیض الدین شاپ حیدر آباد دکن -/۶۰ ″
۸۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور -/۵۰ ″
۹۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب لنڈی کوتل -/۵۰ ″
۱۰۔ رستم خانصاحب عبادان -/۳۷ ″
۱۱۔ چودھری محمد الدین صاحب ڈیرہ اسماعیلخان -/۲۵ ″
۱۲۔ معراج الدین صاحب بغداد -/۳۰ ″
۱۳۔ صوبیدار ظفر حسن صاحب فیروز پور -/۳۶ ″
۱۴۔ صوبیدار نظام الدین صاحب توپخانہ نمبر ۱۴ -/۳۰
۱۵۔ محمد یوسف صاحب مہنگاؤں ۔۔۔ -/۳۰ روپے
۱۶۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب ساگو۔ برہما۔ -/۲۵ ″
۱۷۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور -/۲۵ ″

بعض احباب نے یکمشت ایک سال کا روپیہ جمع کرا دیا ہے۔ مستورات نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کیا ہے۔ چنانچہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے -/۷۰ روپیہ ماہوار جمع کرانا شروع کئے ہیں اہلیہ صاحبہ میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ نے اپنا زیور بیچ کر -/۳۰۰ روپیہ۔ اہلیہ صاحبہ چودہری ظہور احمد صاحب قادیان نے -/۲۵۰ روپیہ۔ اور اہلیہ صاحبہ مرزا گل محمد صاحب قادیان نے -/۶۰۰ روپیہ جمع کرایا۔ اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض احباب نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ بعض بڑی بڑی جماعتوں کے کئی احباب ایسے ہیں جن کی طرف سے کوئی رقم نہیں پہونچی۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ خواہ یکمشت ایک سال کا روپیہ جمع کرا دیں۔ خواہ تین سال کا۔ تین سال کے بعد ان کا روپیہ ان کو یا تو نقدی کی صورت میں یا جائیداد کی صورت میں واپس مل جائے گا۔

احباب کے لئے اپنی نقدی بچانے کا یہ بہترین طریق ہے اور یہ تجویز کمیٹیوں میں روپیہ جمع کرانے اور پانچ پانچ دس دس سال تک انتظار کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ ایک تو روپیہ کی بچت دوسرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل۔ ہم خرما و ہم ثواب ؂ سکرٹری امانت فنڈ متعلق تحریک جدید قادیان

شکریہ احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق جناب بابو غلام رسول صاحب آف لاہور۔ منشی سکندر علی صاحب قادیان۔ میاں کریم بخش صاحب قادیان اور غلام حسین صاحب چاہلوی منٹگمری نے اپنی خدمات احمدیت کی تبلیغ کے لئے پیش کیں۔ خدا کے فضل سے انہوں نے بڑی کامیابی سے اپنا وقف کردہ عرصہ گزارا۔ اور اخلاص سے کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا فرماتے ہیں ؂

(انچارج تحریک جدید)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؂

	بذریعہ خطوط بیعت				
۱	شریف احمد صاحب	پٹیالہ سٹیٹ	۶	اکبر علی صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲	خیر النساء صاحبہ	ضلع گورداسپور	۷	رحمت بی بی صاحبہ	″ ″
۳	علم الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ	۸	آمنہ بی بی صاحبہ	″ ″
۴	غلام بی بی صاحبہ	″ ″	۹	سردار بی بی صاحبہ	″ ″
۵	یعقوب صاحب	″ ″	۱۰	کھیڑا صاحب	″ ″
			۱۱	نواب دین صاحب	″ ″

اعلان تعطیل

ہفتہ کے دن بتقریب عید اضحےٰ ڈاک خانہ بند رہے گا۔ اور اتوار کو ڈاک خانہ میں معمولی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۱۷-۱۸ کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اگلا اخبار ۱۹ مارچ کا نکلے گا جس میں حسب ضرورت صفحے بڑھا دیئے جائیں گے۔

یادداشت عید

مختلف کھانوں کی فرمائش کریگی تم سے عید
لیک فرمانِ خلیفہ مانع ھَلْ مِنْ مَّزِیْد
دین کو دنیا پہ رکھنا ہے مقدم گر تمھیں
چھوڑ دو گفت و شنید اور مت کرو قطع و برید

(رحمٰن رہتاسی)

اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی ضرورت

مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو کہ مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگی۔ ایک اردو شارٹ ہینڈ رائٹر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب جلد سے جلد اس کے متعلق درخواستیں ۳۰ مارچ تک میرے پاس بھجوا دیں۔ درخواستوں میں اپنے کام کی واقفیت کی تشریح۔ اور مطلوبہ اجرت کی توضیح ہونی ضروری ہے ؂ (پرائیویٹ سیکرٹری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احمدی و غیر احمدی خواتین میں ناچاقی پیدا کرنے کی مذموم کوشش

کانگرس والوں نے حکومت کے خلاف تحریکات میں خواتین کو شریک کرنے میں جو غلطی کی۔ اور اس کی جو افسوسناک نتائج رونما ہوئیں۔ ان سے اکثر لوگ واقف ہیں۔ اور ان کی گونج اب بھی کسی نہ کسی وقت سُننے میں آجاتی ہے۔ احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اس کا ایک نہایت ہی رنج دہ پہلو یہ بھی ہے۔ کہ وُہ عورتوں میں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پیدا کرنے۔ اور انہیں احمدی خواتین کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ احراری اخبار اس قسم کی سعی کئی بار کر چکے ہیں۔ اور حال ہی میں "زمیندار" نے شالامار باغ کے ایک زنانہ جلسہ کا ذکر اس لئے فخریہ پیرایہ میں کیا ہے۔ کہ اس میں ایک خاتون حاجیہ امتیاز بیگم صاحبہ نے احمدیت کے خلاف تقریریں کیں۔ اور احمدی خواتین کو بُرا بھلا کہا:۔

خواتین کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ کہ مذہبی مسائل پر اظہار خیالات کریں۔ اور جس بات کو غلط سمجھیں۔ اسے ترک کرنے اور جسے صحیح سمجھیں۔ اسے قبول کرنے کی دعوت دوسری عورتوں کو دیں۔ لیکن ان کے لئے یہ قطعاً موزون نہیں۔ کہ بے جا طعن و تشنیع کر کے کسی کی دل آزاری کریں۔ کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کریں۔ اور اپنی صنف میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کر کے تو تو۔ میں میں تک نوبت پہونچانے میں مصروف ہوں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ احراری عورتوں سے یہی کام لینا چاہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ جس طرح وُہ خود جماعت احمدیہ کے خلاف تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ و فساد پھیلانے اور مسلمانوں کو آپس میں اُلجھانے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح کچھ ایسی عورتیں بھی کھڑی ہو جائیں۔ جو عورتوں کے طبقہ میں منافرت پیدا کرنی شروع کر دیں۔ اور احراریوں کیلئے آلہ کار برآری ثابت ہوں:۔

اس بارے میں جو ایک ہی خاتون پیش پیش دکھائی دیتی ہیں اور جو کئی بار احمدی خواتین کے متعلق نہایت دل آزار اور افسوسناک تحریریں شائع کرا چکی ہیں۔ وُہ وہی ہیں۔ جن کا ذکر اُوپر آچکا ہے اور جن کا نام نامی حاجیہ امتیاز بیگم صاحبہ ہے۔ ہم ان کا پورا احترام کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ احمدی خواتین کے خلاف ان کی سرگرمیاں روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اور ان کی کوشش یہ ہے کہ احمدی اور غیر احمدی خواتین میں محبت اور اخلاص کے جو تعلقات قائم ہیں۔ انہیں منقطع کر دیں۔ اور انہیں آپس میں مل بیٹھنے اور مذہبی تقریبوں میں جمع ہونے سے روک دیں اس لئے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ چونکہ ان کی اپنی خانگی زندگی افسوسناک الجھنوں سے پُر ہے۔ اس لئے شریف خواتین کو چاہیئے۔ کہ انہیں معذور سمجھ کر ان کی تفرقہ انگیزیوں کا قطعاً اثر قبول نہ کریں۔ اور ان کے کہنے سننے سے اپنے اعلےٰ اخلاق اور اپنی خاندانی شرافت کو بٹہ نہ لگائیں۔

اس کے لئے بھی ہم ازراہِ شرافت اس قدر احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ کہ نہ تو اپنی طرف سے کچھ کہنا چاہتے ہیں اور نہ کوئی ایسی بات پیش کرتے ہیں۔ جس سے ان حاجیہ صاحبہ کو اتفاق نہ ہو۔ بلکہ ان کی مصدقہ اور خود شائع کردہ شہادت پیش کی جاتی ہے:۔

گزشتہ ماہ دسمبر میں خواتین لاہور کی "انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند" کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی روئداد حاجیہ صاحبہ نے بحیثیت سکرٹری اپنے نام سے اخبار "زمیندار" (۷ جنوری) میں شائع کرائی۔ اس جلسہ کی ایک قرارداد کا ذکر کرتے ہوئے موصوفہ نے لکھا:۔

"محترمہ گیتی آرا بیگم صاحبہ زینب نے حقوق نسواں پر تقریر فرماتے ہوئے محترمہ سکرٹری انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند (اس سے مراد حاجیہ صاحبہ کی اپنی ذات ہے) سے انجمن کی طرف سے ان کے شوہر . . . . کی ناجائز حرکات و بدسلوکی پر اظہار رنج و افسوس فرمایا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی۔

"انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند کا یہ عام جلسہ بہن صاحبہ سید امتیاز فاطمہ بیگم صاحبہ سے ان کی اس مظلومانہ حالت پر جو ان کے شوہر کے ناجائز رویہ سے پیش آئی ہے۔ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور آخر ان کے شوہر . . . کے سابقہ وحشیانہ مظالم۔ اور اپنی پہلی اہلیہ کو کس مپرسانہ حالت میں چھوڑ کر دوسری جگہ شادی کرنے پر غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہوا ان کی اس ناجائز۔ اور انسانیت سوز حرکت پر نفرین۔ اور ملامت کی تجویز پاس کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پاس ہونے پر حاجیہ صاحبہ نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کا ذکر خود ہی ان الفاظ میں کیا:۔

"اس کے بعد سکرٹری انجمن تحفظ حقوق مسلمات ہند نے محترمہ صدر صاحبہ جلسہ مسز خالد لطیف گابا۔ اور تمام شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔"

ہم نہیں جانتے۔ کہ مندرجہ بالا قرارداد میں حاجیہ صاحبہ کے شوہر صاحب کے خلاف جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے۔ لیکن یہ قرارداد چونکہ حاجیہ صاحبہ کی مصدقہ ہے۔ اور اس کے پاس ہونے کے بعد انہوں نے صدر اور تمام شرکائے جلسہ کا پُرتپاک شکریہ ادا کیا۔ اس لئے وُہ خود اسے بالکل درست قرار دے چکی ہیں:۔

کیا ایسی حالت میں ضروری نہیں ہے۔ کہ وُہ آئے دن جلسے کر کے احمدی و غیر احمدی خواتین میں تفرقہ اندازی کی بجائے اپنے گھر کے جھگڑے نپٹانے کی کوشش کریں۔ تا ان کے متعلق یہ کہنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ کہ تُو درونِ در چہ کردی کہ برون خانہ آئی:۔

ہم حاجیہ صاحبہ سے ان کے پُورے احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ مسلمان خواتین کو دین کی خدمت کے لئے چونکہ پہلے ہی بہت کم مواقع میسر آتے ہیں۔ اور وُہ بڑی مشکل سے کوئی جلسہ منعقد کر کے اس میں جمع ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کے حال پر رحم کر کے ان کے جلسوں کو تو تو میں میں کی آماجگاہ بنانے۔ اور آپس میں اُلجھانے سے احتراز کریں۔ لڑائی جھگڑے مردوں میں ہی کیا کم ہیں۔ کہ عورتوں کو بھی ان میں اُلجھا دیا جائے۔ خواتین کا تو یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ مردوں کو بھی نامناسب۔ اور ناموزوں طریق عمل اختیار کرنے سے روکیں۔ اور اپنے مذہبی اختلافات کو تہذیب و شرافت سے دُور کرنے کی تلقین کریں نہ یہ کہ خود بھی اسی رو میں بہہ پڑیں۔ جس میں بہانے کا بیڑا خاص موصوفہ نے اٹھایا ہے:۔

حیرت ہے حاجیہ صاحبہ کو آج تک اتنی توفیق تو نصیب نہیں ہوئی کہ وُہ مسلمان عورتیں جو بے جا آزادی کی وجہ سے یا اپنی خانگی مشکلات کے باعث اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی یا آریہ ہو رہی یا ہو چکی ہیں۔ ان کی اصلاح کی فکر کریں۔ لیکن اس بات کے لئے بڑی بے تاب نظر آتی ہیں کہ کوئی خاتون احمدی ہو کر اسلام کی خوبیوں پر علےٰ وجہ البصیرت ایمان نہ لائے اور غیر مسلم عورتوں کو دعوت اسلام دینے کی اہلیت نہ پیدا کرے۔ کیا یہی اسلام کی حمایت ہے۔ جو حاجیہ صاحبہ کر رہی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری تمام مسلمانوں سے ان کا تمام روپیہ طلب کر رہے ہیں

احراریوں کو کچھ دینے سے قبل ان کے دعووں کی تحقیقات کی ضرورت

مختلف مقامات سے جہاں یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ احراری آجکل اپنا سارا زور روپیہ جمع کرنے میں صرف کر رہے ہیں۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اگرچہ وہ بڑی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ تمام احمدیوں کے عقائد متزلزل ہو چکے ہیں۔ کبھی یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ جب سے احراریوں نے مخالفت شروع کی ہے۔ کوئی ایک بھی مسلمان احمدی نہیں ہوا۔ کبھی کہتے ہیں۔ احمدیت اب صرف چند روز کی بات ہے۔ اس کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں۔ صرف ایک دھکہ کی ضرورت ہے۔ لیکن جب تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ احمدیت کو شکست اسی وقت ہوگی۔ جبکہ ہمیں روپیہ دو پیسہ دو حتیٰ کہ ایک ایک پائی نکال کر ہمارے حوالے کردو۔ تو لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ کہ ان کے تمام ادعا محض زرطلبی کے لئے ہیں۔ پھر سوائے کسی سادہ لوح یا خرِ شمند کے کوئی ان کے پھندے میں نہیں پھنستا اور احراری ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں صدر احرار نے دہلی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہی رونا رویا تھا۔ چنانچہ کہا "ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمان قوم ٹھیک وقت اور ٹھیک جگہ روپیہ صرف کرنے کی عادی نہیں ہے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر وہ تمام مسلمان جو مرزائی فتنہ کے خلاف سچا جذبہ رکھتے ہیں۔ تمام روپیہ اور تمام تر توجہ شعبہ تبلیغ مجلس احرار کی طرف صرف کریں۔ تو یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے فنا ہی ہو جائے۔"

چونکہ ممکن نہیں۔ کہ احراریوں کے گزشتہ کارناموں سے آگاہی رکھنے والے اور قومی روپیہ کے متعلق ان کے بے دردانہ رویہ کو جاننے والے اب ان کا اعتبار کرسکیں۔ اس لئے وہی لوگ ان کے چکمے میں آسکتے ہیں جن کی آنکھوں پر احمدیت سے بغض و عداوت کی پٹی بندھی ہے۔ لیکن جب ان پر بھی واضح ہو جائیگا۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔ بلکہ اس کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔ تو وہ احراریوں کا جائزہ لینے کی ضرورت محسوس کرینگے۔ مگر یاد رکھیں۔ اس وقت احراری یہ کہکر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے لینگے کہ ہم نے تو یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ تمام مسلمان اپنا تمام روپیہ اور تمام تر توجہ ہماری مجلس احرار کی طرف صرف کردیں۔ تب کامیابی ہوگی۔ چونکہ ہمارا مطالبہ پورا نہیں کیا گیا یعنی تمام دنیا کے مسلمانوں نے اپنا تمام روپیہ ہمارے حوالے نہیں کیا۔ اس لئے کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ہمارا جائزہ لے۔

پس وہ لوگ جو سادہ لوحی سے احراریوں کے جھوٹے دعووں کے دھوکہ میں آکر ان کی مالی امداد کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ یا تو اس وقت تک ایک پیسہ نہ دیں جب تک احراری تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنا تمام روپیہ مجلس احرار کے سپرد کر دینے کے لئے تیار نہ کرلیں۔ یا پھر کچھ دینے سے قبل خوب اچھی طرح اس بات کی تحقیقات کرلیں۔ کہ احراری اپنی کامیابی کے جو دعوے کرتے ہیں۔ ان میں کہاں تک صداقت پائی جاتی ہے۔ اگر زیادہ نہیں۔ تو صدر احرار کے اس دعوٰی کی صداقت ہی معلوم کرلیں۔ کہ جب سے احراری قادیان میں آگئے ہیں۔ "وہاں کسی مسلمان نے مرزا محمود کی بعیت نہیں کی۔" اس کے مقابلہ میں ہمارا دعوٰی ہے۔ کہ اس عرصہ میں سینکڑوں لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالٰے کے فضل سے ہر روز ہوتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ ان فہرستوں سے ظاہر ہے۔ جو روزانہ الفضل میں شائع ہوتی ہیں۔

مدیر "احسان" کی مذہبی و اخلاقی حالت

کئی دن ہوئے اخبار "زمیندار"۔ "انقلاب" اور "سیاست" میں "احسان" کے ایک سابق کارکن کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ جس کے متعلق ہم "احسان" کے جواب کے منتظر تھے۔ لیکن تاحال اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دال میں کالا ضرور ہے۔

اعلان یہ ہے کہ نواب علی فاروقی لکھتے ہیں: "احسان مورخہ ۳ مارچ کے جمع و تفریق انعامی مقابلہ کے جیتنے والوں کی فہرست میں میرا نام بھی دیا گیا ہے۔ میں نے نہ حل بھیجا ہے، اور نہ فیس داخلہ۔ اس سے عوام اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اور نام بھی صحیح ہیں یا غلط۔ مجھے احسان سے قطع تعلق کئے ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ میرا نام خواہ مخواہ فرضی انعام پانیوالوں میں شائع کر دیا گیا ہے۔"

دراصل ایسا انعام ایک قسم کی جُوا بازی ہے۔ لیکن "احسان" کے مدیر سردبیر نے اسی کو کافی نہیں سمجھا۔ بلکہ اپنی دیانت اور امانت کا مظاہرہ کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اور وہ اس طرح۔ کہ انعام کا لالچ دیکر لوگوں سے فیس داخلہ تو وصول کرلی جاتی ہے۔ لیکن انعام کا اعلان فرضی ناموں سے کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ انہیں مال غنیمت میں سے کسی کو کچھ دینا نہ پڑے۔

جس شخص کی اخلاقی اور مذہبی حالت اس درجہ گری ہوئی ہو اسے دوسروں پر جھوٹے اعتراضات کرنے کی بجائے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے۔

"البلاغ" قاہرہ میں احمدیت کی اندھا دھند مخالفت

ہمیں قاہرہ کے ایک اخبار "البلاغ" ۱۳ جنوری کا ایک کٹنگ موصول ہوا ہے جسے پڑھکر افسوس ہوا۔ کہ اخبار مذکور نے صحیح حالات اور واقعات معلوم کرنے کی بجائے نہ صرف اخبار "زمیندار" وغیرہ کی غلط بیانیوں پر انحصار کرکے مصر میں جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنیکی کوشش کی ہے۔ بلکہ افتراپردازی میں اپنی طرف سے بھی بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"احمدیوں کے خلاف لاہور میں فوری ہیجان کا بہت بڑا سبب یہ ہے کہ چند ماہ پیشتر احمدیوں نے مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر انہیں تبلیغ کی۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ ہندوستان میں ہماری تعداد پچاس لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ اور ہم تمام مسلمانوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح الموعود مرزا البشیر الدین پر یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ آپ تمام اسلامی فرقوں کے ساتھ جہاد کا اعلان کردیں۔ اور انہیں بیخ و بن سے اکھیڑ کر قادیان کے تخت پر بیٹھ جائیں۔"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ احراری وغیرہ تو عوام الناس کو یہ کہہ کر اشتعال دلاتے ہیں۔ کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے جہاد کو منسوخ کر کے اسلام کی تعلیم میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ لیکن "البلاغ" یہ لکھتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے وحی کی بنا پر جہاد کا اعلان کر کے اپنے پیرووں سے کہدیا ہے۔ کہ تمام غیر احمدیوں کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر پھینک دیں۔

چونکہ ان لوگوں کے اپنے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہے۔ اور وہ غلط فہمی کی بناء پر یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ جب مسیح اور مہدی آئینگے۔ تو اپنے نہ ماننے والوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دینگے۔ اس لئے "البلاغ" نے فرض کرلیا کہ جماعت احمدیہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی مانتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ وہ مخالفین کے متعلق جہاد کا بھی اعلان کرے۔ اور اس بناء پر اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق غلط بیانی سے کام لیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے جہاد کو اسلام کے بالکل خلاف ثابت کردیا ہے۔ اور تمام جماعت احمدیہ اسی عقیدہ پر قائم ہے۔ جن لوگوں کی جماعت احمدیہ کے متعلق واقفیت کا یہ حال ہے۔ ان کی نسبت سوائے اسکے کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اندھا دھند مخالفت کرکے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے خلاف "احسان" کے اعتراضات کا جواب

الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لغو اعتراضات

(۴)

پسر موعود کے متعلق پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور الہام جسے "احسان" نے قابلِ اعتراض قرار دیا ہے۔ وہ پسر موعود کے متعلق مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماءٗ ہے۔ (ازالۂ اوہام صفحہ ۱۵۶) یعنی وہ حق وعلا کا مظہر ہوگا۔ ایسا کہ گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ مدیر "احسان" نے اس الہام کو صرف نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کان اللہ نزل من السماء یعنے گویا خدا آسمان سے اتر آیا پر اعتراض ہے

خدا تعالےٰ کے نزول سے مراد

یاد رکھنا چاہیئے چونکہ اللہ تعالیٰ کے پاکباز نفوس خدا تعالےٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے دنیا میں ان کا نزول خدا تعالےٰ کے نزول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کو تورات میں خداوند کے آنے سے تعبیر کرتے ہوئے کہا گیا۔ "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشیں شریعت ان کے لئے تھی (استثنا ۳۳/۲) پس کان اللہ نزل من السماء کا مطلب یہ ہے۔ کہ پسر موعود کی پیدائش انوار سماویہ اور برکاتِ روحانیہ کے نزول کا موجب ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء کا ترجمہ حقیقۃ الوحی میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ کہ "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (صفحہ ۹۵) پھر فرماتے ہیں۔ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ یظہر بظہورہ جلال رب العالمین۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۵) یعنی وہ حق اور علاء کا مظہر ہوگا۔ اور اس کے ظہور سے خدائے رب العالمین کا جلال ظاہر ہوگا۔"

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں۔ "مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۶۱)

خدا تعالےٰ کا سماءِ دنیا پر نزول

پس اس الہام کا مطلب بالکل صاف ہے۔ کیونکہ آسمان سے اللہ تعالےٰ کے اترنے کا محاورہ الہامی زبان میں عام ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہونگی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حتی یبقیٰ ثلث اللیل الاخر (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل الفصل الاوّل) یعنی حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات سماءِ دنیا تک اترتا ہے یہاں تک کہ رات کا آخری ثلث رہ جاتا ہے۔

محدثین کی شہادت

محدثین نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔ اس جگہ خدا کے نزول سے مراد اس کی برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ مومنوں کی دعائیں زیادہ قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ لمعات میں لکھا ہے۔ المراد نزول الرحمۃ وقربہ تعالیٰ بانزال الرحمۃ وافاضۃ الانوار واجابۃ الدعوات واعطاء المسائل ومغفرۃ الذنوب (حاشیہ مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۱۰۹) مؤطا امام مالک کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ قولہ ینزل ربنا ای نزول رحمۃ ومزید لطف واجابۃ دعوۃ وقبول معذرۃ (باب ماجاء فی ذکر اللہ صفحہ ۷۴) یعنی نزول الٰہی سے مراد اس کی برکات اور فیوض کا نزول۔ اور دعاؤں کا قبول ہونا ہے۔ یہی مطلب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الہام کا ہے یعنی جس لڑکے کی پیدائش کی آپ کو خدا تعالےٰ نے خوشخبری دی۔ وہ بلند اقبال ہوگا۔ اس کے ساتھ خدا تعالےٰ کی برکات اور رحمتوں کا تواتر اور کثرت کے ساتھ نزول ہوگا۔

پس کان اللہ نزل من السماء کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا خود آسمان سے اتر کر آئے گا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت حق ظاہر ہوگا۔ اور باطل بھاگ جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اولو العزم فرزند کے ذریعہ جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ کلام اترا۔ دنیا آفتاب صداقت سے منور ہو رہی ہے۔ حق ظاہر ہو رہا ہے۔ اور باطل بھاگ رہا ہے۔

یا قمر یا شمس انت منی وانا منک پر اعتراض

ایک اور الہام جس پر اعتراض کیا گیا ہے یہ ہے۔ کہ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک چونکہ اس الہام کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرما چکے ہیں۔ اس لئے وہی پیش کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں

"اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ اپنے آپ کو سورج فرمایا ہے۔ اور مجھے چاند۔ اور دوسری دفعہ مجھے سورج فرمایا اور اپنے آپ کو چاند۔ یہ ایک لطیف استعارہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میں ایک زمانہ میں پوشیدہ تھا۔ اور اس کی روشنی کے انعکاس سے میں ظاہر ہوا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ میں وہ خود پوشیدہ تھا۔ پھر وہ روشنی جو مجھے دی گئی۔ اس روشنی نے اس کو ظاہر کیا یہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔ کہ نور القمر مستفاض من نور الشمس یعنی چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنے والا ہے۔ پس اس الہام میں اول خدا تعالےٰ نے اپنے تئیں سورج قرار دیا۔ اور اس کے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجھ میں نور پیدا ہونا بیان فرمایا۔ اس لئے میں قمر کہلایا۔ پھر چونکہ میری روشنی سے جو مجھے دی گئی۔ اس کا نام روشن ہوا۔ اس لئے اس بناء پر مجھے سورج قرار دیا گیا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے آپ کو قمر قرار دیا۔ کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا۔ اور اس نے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگوں پر نمایاں کیا۔ یہ شمس وقمر کا خطاب الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے۔ کہ انت منی وانا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے۔ جو انسان کے وہم وگمان میں نہیں آسکتی" (بدر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں :۔

"جن لوگوں کو خدا تعالےٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسا اوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالےٰ ان سے ایسے کلمات ان کی نسبت کہلا دیتا ہے۔ کہ نادان لوگ ان کے ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میری نسبت مسیح سے بھی زیادہ وہ کلمات فرمائے گئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے۔ اب اس فقرہ کو جو شخص چاہے کسی طرف کھینچ لے۔ مگر اصل معنی اس کے یہ ہیں۔ کہ اول خدا نے مجھے قمر بنایا۔ کیونکہ میں قمر کی طرح اس حقیقی شمس سے ظاہر ہوا۔ اور پھر آپ قمر بنا کیونکہ میرے ذریعہ سے اس کے جلال کی روشنی ظاہر ہوئی اور ہوگی"۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۵)

قرآن واحادیث سے بعض مثالیں

چونکہ بالعموم مخالف انت منی وانا منک کے الفاظ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا۔ کہ تو مجھ سے پیدا شدہ ہے اور میں تجھ سے۔ قرآن مجید اور احادیث میں اس قسم کے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کا مفہوم بیٹا کا نہیں لیتا۔ مثلاً قرآن مجید میں آتا ہے۔ حضرت طالوت جب ایک لشکر لے کر گئے۔ راستہ میں ایک نہر آئی۔ تو آپ نے فرمایا فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی۔ یعنی جو شخص اس نہر سے پانی پئیگا۔ وہ مجھ سے نہیں۔ اور جو نہیں پئیگا وہ مجھ سے ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جو پانی پئے گا وہ میرا بیٹا نہ رہے گا اور جو نہ پیئے گا وہ بیٹا بن جائے گا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا "جو شخص اس نہر سے پئیگا۔ وہ میری جماعت سے نہ ہوگا۔ اور جو نہ پئیگا۔ تو وہ میرا ہمراہی ہوگا۔ (تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۱۹۵) علامہ جلال الدین سیوطی منی کا ترجمہ من اتباعی کرتے ہیں۔ (جلالین صفحہ ۳۶) ایک اور جگہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول درج ہے۔ کہ فمن تبعنی فانہ منی (ابراہیم ع ۶) یعنی جو میری اطاعت کرے گا۔ وہ مجھ سے ہوگا۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ میرا بیٹا ہوگا؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؓ کو فرماتے ہیں انت منی وانا منک (مشکوٰۃ باب المناقب صفحہ ۵۶۴) اے علی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اشعری قبیلہ والوں کے متعلق آپ نے فرمایا ھم منی وانا منھم (بخاری جلد ۳ صفحہ ۵ قصہ عمان والبحرین) حضرت عباس حضرت حسینؓ اور بعض دیگر صحابہ کے متعلق بھی اس قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ اس طریق کلام کی غرض صرف اظہار محبت وقرب ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ثلاث من لم تکن فیہ فلیس منی ولا من اللہ (معجم صغیر طبرانی) جس شخص میں حلم حسن خلق اور پرہیزگاری نہ ہو۔ نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ اللہ سے۔ کیا اس کا بھی یہ مطلب لیا جائے گا۔ کہ جس میں یہ صفات ہوں گی۔ وہ میرا اور خدا کا بیٹا سمجھا جائے گا۔ باقی نہیں۔ فیج اعوج کے لوگوں کی نسبت فرماتے ہیں۔ لیسوا منی ولست منھم (مشکوٰۃ کتاب الفتن) عربی زبان کا ایک مشہور شاعر اپنی بیوی کو مخاطب کرکے کہتا ہے ؎

فان کنتِ منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لہ الادم

(حماسہ باب الادب)

یعنی اگر تو مجھ سے ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو میرے پہلے بیٹے کے ساتھ کامل مطابقت رکھ۔ کوئی شخص فان کنت منی کا یہ مطلب لینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کہ اگر تو میری بیٹی ہے تو ایسا کر۔

قرب اور محبت کے اظہار کے لئے الفاظ

اسی طرح کے اور بھی بہت سے حوالجات ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ ھو منہ یا انا منک وغیرہ فقرات تعلق پر دلالت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ھم منی وانا منھم کی تشریح میں شراح یہی لکھتے ہیں۔ کہ قولہ ھم منی وانا منھم کلمۃ من ھی من الاتصالیۃ ای ھم متصلون بی (حاشیہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۲۹ مطبع ہاشمی میرٹھ) یعنی اس سے مراد ان لوگوں سے اپنے تعلق کا اظہار ہے۔ اگر منہ کا لفظ ابوت کی دلیل بن سکتا ہے۔ تو پھر روح منہ سے نعوذ باللہ نصاریٰ کا ابنیت مسیح کا استدلال کرنا درست ہوگا۔ حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ خیال سراسر باطل ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام انت منی وانا منک کا یہی مفہوم ہے۔ کہ تیرا ظہور میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے۔ اور میری توحید اور میرے جلال کا اظہار تیرے ذریعہ سے ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:۔

"اس (الہام انت منی وانا منک) کا پہلا حصہ تو بالکل صاف ہے۔ کہ تو جو ظاہر ہوا یہ میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے اور جس انسان کو خدا تعالےٰ مامور کرکے دنیا میں بھیجتا ہے۔ اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کرکے بھیجتا ہے۔ جیسے حکام کا بھی یہ دستور اور قاعدہ ہے۔ اب اس الہام میں جو خدا تعالےٰ فرماتا ہے انا منک اس کا یہ مطلب اور منشاء ہے۔ کہ میری توحید اور میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہوگا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک وقت ہوتا ہے کہ خدا اس وقت گم ہوا سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے۔ جب اس کی ہستی توحید اور صفات پر ایمان نہیں رہتا۔ اور عملی رنگ میں دنیا دہریہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت جس شخص کو خدا اپنی تجلیات کا مظہر قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی ہستی اور توحید اور جلال کے اظہار کا باعث ٹھہرتا ہے۔ اور وہ انا منک کا مصداق ہوتا ہے۔" (اخبار الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰)

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:۔

"ایسا انسان جس کو انا منک کی آواز آتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آتا ہے۔ جب خدا پرستی کا نام ونشان مٹ گیا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق وفجور بہت بڑھ گیا ہے۔ اور خداشناسی اور خداترسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اور محض اپنے فضل وکرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے۔ تا میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالےٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں اس بناء پر اللہ تعالےٰ نے مجھے مخاطب کیا۔ اور فرمایا انت منی وانا منک (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶)

غرض الہام الٰہی یا قمر یا شمس انت منی وانا منک اپنے مفہوم اور مطلب کے لحاظ سے بالکل واضح ہے۔ اور حقیقی رنگ میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

خلاف دیانت امر

مدیر "احسان" نے "مرزائے قادیان کا خدا" کے زیر عنوان جماعت احمدیہ پر ایک شرمناک بہتان باندھا ہے۔ جس کی بناء ایک مجنون اور فاتر العقل شخص قاضی یار محمد کے ٹریکٹ "اسلامی قربانی" کی اس عبارت پر رکھی ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی۔ کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔"

مدیر "احسان" میں اگر ذرہ بھی تخم دیانت ہوتا۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے معتقدات پر بحث کرتے ہوئے ایک مجنون کی تحریر کا سہارا نہ لیتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات کو پیش نظر رکھتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ جو نہایت ہی افسوسناک اور خلاف دیانت امر ہے۔ کیا مدیر "احسان" گوارا کر سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے ہوئے غیر مسلم معترض تفاسیر کی روایات پر انحصار رکھیں۔ اگر نہیں تو اس نے احمدیت کے خلاف اعتراض کی بناء ایک فاتر العقل کی تحریر پر کیوں رکھی۔ وجہ یہی کہ مدیر "احسان" کو دیانت کی قدر وقیمت ہی معلوم نہیں۔

خواب کے ذریعہ بیعت خلافت

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نیازمند نے ماہ گذشتہ میں بذریعہ خط حضور کی بیعت کی ہے۔ اس سے پیشتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتا تھا۔ کمترین کو دو باتیں اس طرف کھینچ کر لائیں۔ اول مطالعہ لٹریچر۔ دوم خواب۔ خواب جو فدوی نے دیکھا وہ جنوں کی جماعت کے چند احباب کو سنایا تھا۔ اب حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ایک شب میں نے سوتے وقت خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ اے خدا مجھے صحیح راستہ پر گامزن کر۔ پچھلے پہر کا وقت تھا کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلیفۃ المسیح اول اور حضور کا فوٹو جو فریم اور شیشہ سے مزین تھا دکھائی دیا۔ تینوں نے لباس سادے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ فوٹو کا بالائی حصہ نیلا اور باقی حصہ سفید تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ فوٹو کے بالائی حصہ سے ایک گول سا نورانی چکر گھومتا ہوا آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مونہہ مبارک میں داخل ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود کے مونہہ سے نکلکر حضرت خلیفۃ المسیح اول اور پھر حضور کے مونہہ میں داخل ہوا۔ جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلال الدین کوہاٹی کے متعلق "احسان" کے چیلنج کی حقیقت

نمائندہ "الفضل" "جھوٹے" کے گھر تک

اخبار "احسان" اور "زمیندار" کی اس فریب کاری اور دھوکہ دہی کا راز فاش کرنے پر کہ ان میں احمدیت کے خلاف جلال الدین کوہاٹی کے نام سے جو مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ وہ اس کے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ بلکہ کوئی اور شخص خود لکھکر اس کی طرف منسوب کر رہا ہے۔ "زمیندار" نے تو خاموشی اختیار کر لی لیکن "احسان" ۱۵ فروری نے تلملا کر لکھا۔ "ہم "الفضل" کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجکر مولانا جلال الدین کے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط و مراسلات کی تصدیق کرلے۔ نیز ہم مولانا جلال الدین سرحدی کوہاٹی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانی الفضل کے اس دجل کا بنفس نفیس جواب دیں"

اس پر ایک طرف تو جلال الدین نے "احسان" کو اپنا بیان بھیجدیا۔ جو الفضل کے گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور دوسری طرف ہم نے جھوٹے کے گھر تک پہونچنے کے لئے اپنے نمائندہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے سے کہا۔ کہ وہ "احسان" کے دفتر میں پہونچ کر خطوط کے اصل مسودات دیکھیں اور ان کی حقیقت سے مطلع فرمائیں۔ اس پر ملک صاحب کو دفتر "احسان" میں جانے پر جو حالات پیش آئے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ عملۂ "احسان" کو چیلنج دینے کی وجہ سے سخت شرمندہ اور نادم ہونا پڑا۔ اور وہ کوئی مسودہ پیش نہ کر سکے۔

ملک صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی و معظمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔ آپ کے حکم کے مطابق میں کل ۸ مارچ قبل از نماز جمعہ دفتر اخبار "احسان" میں گیا۔ اور اخبار مذکور کے ایڈیٹر مرتضیٰ احمد خانصاحب سے ملاقات کی۔ میرے ساتھ دو اور احمدی دوست بھی تھے۔ خاکسار نے ایڈیٹر صاحب سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ مجھے اپنے اعلان کے مطابق جلال الدین کوہاٹی کے مضامین کے اصل مسودات دکھائیں۔ ایڈیٹر صاحب نے جواب دیا۔ کہ اس کے متعلق اخبار "احسان" ۹ مارچ میں ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کا مضمون شائع ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اصل مسودات دیکھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے کہا۔ کہ ماسٹر نظام الدین صاحب کا مضمون میں نے پڑھا ہے۔ اس میں تو الفضل کے الفاظ کی پوری پوری تائید پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ کہ مولوی جلال الدین ایک مفلوک الحال آدمی ہے۔ اس کے پاس کوئی پیسہ نہ تھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ جوتا بھی نہیں تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں "مولوی جلال الدین کا لباس وغیرہ بوسیدہ تھا۔ بستر قادیانیوں کے ہاں رہ گیا تھا۔ ان کو نئے کپڑے اور نیا جوڑہ پاپوش اور نیا بستر میں نے خود بنوا کر دیا۔ ابھی تک وُہ رقوم واجب الادا ہیں۔ مولوی صاحب کے پُرانے کپڑے اور پورانی کھیڑیاں ڈاکٹر شاہ آف کوہاٹ کے مکان پر پڑے ہیں۔۔۔۔۔ لاہور جا کر مولوی صاحب نے مجلس احرار سے کچھ رقم بطور امداد لی۔ اور مجھ سے کچھ رقم خرچ کے لئے منگوائی"۔ اس سے بھی عجیب بات یہ ہے۔ کہ آج تک تو "احسان" اور "زمیندار" میں مولوی جلال الدین کوہاٹی کو "مولوی فاضل" اور "مبلغ جماعت احمدیہ" کہا جاتا تھا مگر اب "احسان" اعلان کرتا ہے۔ کہ "مولوی جلال الدین صاحب لاہور میں مولوی فاضل کا امتحان دینے کے لئے گئے"۔ پس ۹ مارچ کے احسان کے مضمون نے "الفضل" میں شائع شدہ گزشتہ ایڈیٹوریل نوٹ کی حرف بحرف تصدیق کر دی ہے پھر میں نے کہا۔ کہ چونکہ مجھے ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے ہدایت کی ہے۔ کہ "الفضل" کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آپ کے اعلان کے مطابق مولوی جلال الدین کے مضامین کے اصل مسودات دیکھوں۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر ایڈیٹر صاحب "احسان" نے فرمایا "آج ہمیں مولوی جلال الدین صاحب کوہاٹی کی ایک اور چٹھی موصول ہوئی ہے۔ یہ کہکر ایڈیٹر صاحب نے وہ چٹھی میرے ہاتھ میں دی۔ میں نے اسے پڑھا۔ اس میں ایڈیٹر صاحب "احسان" کو مولوی جلال الدین صاحب کوہاٹی نے یہ لکھا تھا۔ کہ "آپ نے اخبار "احسان" میں اعلان کیا ہے۔ کہ وہ چٹھی جو "الفضل" میں چھپی ہے۔ وہ میری نہیں ہے اور یہ کہ میں بذات خود اس کے متعلق آپ کو جواب دوں۔ سو اس کے جواب میں میں بذات خود جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کے اخبار "احسان" اور "زمیندار" میں جس قدر مضامین میرے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز میں نے نہیں لکھے۔ اور نہ وُہ میرے ایماء سے لکھے گئے۔ میں آپ کو اور ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر ہمت ہے۔ تو میرے دستخطی یا میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین دکھائیں۔ اور آپ میری یہ چٹھی "احسان" میں شائع کر دیں۔ یہ چٹھی ۳ مارچ کی لکھی ہوئی تھی۔ اور اس کے نیچے "محمد جلال الدین کوہاٹی بقلم خود" کے الفاظ تھے۔ میں نے ایڈیٹر صاحب "احسان" سے پوچھا کیا آپ اس کو اخبار میں شائع کرینگے؟ تو انہوں نے جواب دیا "نہیں"

ایڈیٹر صاحب نے فرمایا۔ آپ کل (ہفتہ) کو بارہ بجے کے بعد تشریف لائیں۔ آپ کو اصل مسودات دکھا دیئے جائینگے۔ اس پر ہم وہاں سے چلے آئے۔ ۹ مارچ ایک بجے کے قریب میں پھر دفتر "احسان" میں گیا۔ ایڈیٹر صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے نائب کو "اشرف صاحب" کہکر آواز دی۔ اور ان سے کہا۔ "کیا آپ نے جلال الدین صاحب کوہاٹی کے مضامین کے اصل مسودات تلاش کئے ہیں؟" انہوں نے کہا۔ ہاں میں نے وہ مسودات تلاش کر کے نکالے ہیں۔ ماسٹر نظام الدین کوہاٹی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مضامین نکلے ہیں۔ اور ایک ان میں سے وہ بھی ہے۔ جو مولوی جلال الدین صاحب کے نام سے شائع ہوا ہے ایڈیٹر صاحب نے انہیں وہ مضمون لانے کے لئے کہا۔ اور اشرف صاحب چلے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد آئے۔ اور کہا۔ کہ میں تلاش کر رہا ہوں۔ (اس دوران میں ایڈیٹر صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ دراصل انہوں نے پہلے تلاش نہیں کیا تھا۔ اب تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے یونہی کہدیا تھا۔ کہ میں نے وہ مضامین نکالے ہوئے ہیں) اشرف صاحب پھر چلے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد دروازے میں کھڑے ہو کر ایڈیٹر صاحب کو باہر بلا کر لے گئے۔ جب کچھ مشورہ کے بعد ایڈیٹر صاحب واپس آئے۔ تو مجھے مخاطب کر کے کہا۔ "افسوس ہے۔ کہ وہ مضامین نہیں ملتے۔ بہت تلاش کی۔ مگر نہیں ملے"۔ میں نے عرض کیا۔ آپ یہ لکھدیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ "لائیے میں لکھدیتا ہوں"۔ مگر جب وُہ لکھنے لگے۔ تو انہی اشرف صاحب نے (جو مضامین کی تلاش میں کافی سرگردانی فرما چکے تھے) ایڈیٹر صاحب سے ناصحانہ انداز میں کہا۔ "ہم کیوں لکھکر دیں"۔ ایڈیٹر صاحب نے فرمایا۔ "کوئی حرج نہیں۔ میں لکھدیتا ہوں"۔ اشرف صاحب نے کہا۔ آپ یہ لکھدیں۔ کہ "جب مسودات ملیں گے۔ دکھا دینگے"۔ میں نے کہا۔ کہ اگر مہینہ کے بعد مسودات مل سکتے ہیں۔ تو آج ضرور مل جانے چاہئیں۔ کیونکہ ایک مہینہ کے بعد تو مسودات کا انبار اور بڑھ جائیگا۔ مگر شنوائی نہ ہوئی۔ اور ایڈیٹر صاحب نے لکھدیا۔

"مکرمی! کوشش کے باوجود اصل مراسلہ ردّی کے انبار سے نہیں ملا۔ نکلوانے کی کوشش کی جائیگی۔ مل گیا۔ تو دکھا دیا جائیگا مرتضیٰ احمد خان"

اس کے بعد ہم واپس آگئے۔ ہاں یہ لکھنا رہ گیا۔ کہ کل ۸ مارچ دوران گفتگو میں ایڈیٹر صاحب "احسان" نے یہ بھی کہا۔

قادیان کے متعلق ایک معزز سناتن دھرمی کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراری بالکل جھوٹا پراپیگنڈا کر رہے ہیں

معاصر "رشی" امرتسر ۔ ۹ مارچ میں ایک معزز سناتن دھرمی کا ایک بیان شائع ہؤا ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ ایک انصاف پسند انسان خواہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ جماعت احمدیہ کے متعلق احراریوں کی غلط بیانیوں اور فریب کاریوں سے ایک لمحہ میں آگاہ ہو سکتا ہے۔ بیان حسب ذیل ہے۔

احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان ضلع گورداسپور میں آج کل دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے۔ اور پولیس نے ایک بھاری تعداد میں سٹیشن کے قریب ڈیرا ڈالا ہؤا ہے۔

بازاروں میں لٹھ بند سپاہی گشت کر رہے ہیں۔ شہر کی فضا حسب معمول خوشگوار ہے کسی قسم کا جوش نہیں پایا جاتا۔ احمدی اصحاب جو بہت بڑی تعداد میں وہاں مقیم ہیں نہایت پر امن ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔

دارالامان کا منظر

یہ جگہ احمدی جماعت کا مرکز ہے۔ یہاں جماعت کے مختلف صیغوں کے دفاتر ہیں۔ جن میں پچاسوں اہل کار اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں مجموعی طور پر یہ دفاتر ایک بہت بڑے سیکرٹریٹ کا منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ان دفتروں میں کام کرنے والے اعلیٰ افسروں سے لے کر ادنیٰ ملازموں تک نہایت سادہ لباس پہنتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ ان کا سلوک نہایت شریفانہ ہے۔ خلیفہ صاحب کے چیف سکرٹری اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحبان فرشتہ سیرت ہستیاں ہیں۔ لباس قدیم وضع کے ہیں۔ اور متحمل مزاج ہونے کے علاوہ مذہب کے پورے پورے پابند نظر آتے ہیں۔

خانۂ خدا

مسجد اقصیٰ جو کہ دفاتر کے پاس واقعہ ہے۔ دور دور تک اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے اس مسجد میں کسی کو روک نہیں۔ ہر خیال کے مسلمان نماز میں شریک ہو سکتے ہیں۔ خلیفہ صاحب آج کل دوسری مسجد میں۔ جو کہ آپ کے رہائشی مکانوں سے ملحق ہے۔ نماز ادا کرتے ہیں۔

تعلیمی درسگاہیں اور شفاخانہ

عوام کی تعلیم و تربیت کا یہاں بہت معقول انتظام ہے مدرسے اور گرلز سکول جن میں لڑکے اور لڑکیاں کافی تعداد میں تعلیم پاتے ہیں۔ احمدیہ مرکز کی شان کو دوبالا کرتے ہیں یہاں بھی احمدی اور غیر احمدی میں کوئی تمیز نہیں۔ غریبوں اور امیروں کے بچے یکساں طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دواخانہ بھی موجود ہے۔ جس سے سینکڑوں مریض فیضیاب ہوتے ہیں۔

مجلس احرار کا دفتر

صدر بازار میں بالائی منزل پر ایک کمرہ میں مجلس احرار کا دفتر ہے۔ جس میں ایک آدھ آدمی رہتا ہے۔ کمرہ کے باہر بورڈ آویزاں ہے۔ اور چھت پر ایک بڑے لمبے بانس پر ایک سرخ جھنڈا جس پر ہلال کا نشان ہے۔ لہراتا ہے۔ باہر سے آنے والے کو دور سے یہ کوئی قلعہ معلوم ہوتا ہے لیکن مقام پر پہونچ کر مایوسی ہی ہوتی ہے۔

قادیاں میں احرار کی طرف سے کوئی سکول۔ لنگر وغیرہ جاری نہیں۔ اور باشندگان میں سے جو چند لوگ احرار کے حامی ہیں۔ ان کے نام انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ احراری مولوی کبھی کبھی جمعہ کے موقعہ پر آتے ہیں اور بڑے جوش وخروش کا اظہار کرتے ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ ان کے وعظ سننے کے واسطے بہت تھوڑے لوگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تقریریں اشتعال انگیز اور دل آزار ہوتی ہیں۔ باہر سے کئی لوگ احراریوں کی سرگرمیاں دیکھنے آتے ہیں۔ تو سوائے چند پوسٹروں کے جن میں احراری لنگر یا سکول وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتے تو ان کی حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اکثر اوقات بیرونجات سے آئے ہوئے لوگ باشندگان قادیاں سے ذکر کرتے ہیں کہ دوسرے اضلاع میں احراریوں کی طرف سے بہت پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور ان کی طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ احراری جتھے قادیان کے مظلوموں کی خدمت کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ اس تحریک کا جاری رکھنا اسلام کے تحفظ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو جاری رکھنے کے لئے مالی امداد دینے میں فراخدلی سے کام لیں۔

غیر احمدیوں پر مظالم

غیر احمدی اخباروں کے متواتر مطالعہ سے شک پیدا ہوتا ہے۔ کہ نہ جانے قادیان میں ہندوؤں اور دیگر اقوام کے باشندوں پر کیا کیا ظلم ڈھائے جاتے ہوں گے۔ لیکن یہ بات صریحاً غلط ہے۔ اور محض لوگوں کو احمدیہ جماعت کی طرف سے متنفر کرنے کی غرض سے پھیلائی جا رہی ہے۔ ہندوؤں۔ سکھوں اور دوسرے غیر احمدی فرقوں کو کوئی شکایت نہیں۔ بلکہ وہ لوگ احمدیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب سے اس جماعت نے قادیان میں زور پکڑا ہے۔ کبھی کسی کو معمولی سے معمولی شکایت کا موقعہ بھی نہیں ملا۔ لوگ احمدیوں کی نیک نیتی اور شرافت کے اس قدر معتقد ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی دوکانوں پر پہرہ کے واسطے بھی احمدی ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ کئی ہندو تو اپنا روپیہ پیسہ اور زیورات دارالامان کے خزانہ میں جمع کرا چھوڑتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت لے لیتے ہیں شاذ و نادر اگر کبھی کوئی تنازعہ ہؤا بھی ہے تو وہ صرف اراضی یا کسی اور لین دین کے معاملہ میں۔ سو یہ جھگڑے ہر جگہ اور ہر فرقہ میں بلکہ بھائیوں بھائیوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔

قادیان میں آریہ سماج ہے۔ ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول ہے۔ لیکن کبھی احمدیوں اور ان کے درمیان تکرار بھی نہیں ہوئی۔ حالانکہ دیگر مقامات پر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اگر ذرا سی بھی کوئی بات احمدیوں سے ہو جائے۔ اور یہ لوگ کتنے بھی حق پر کیوں نہ ہوں۔ مخالفین بات کا بتنگڑ بنا کر جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک آدھ موقعہ پر کسی مشتبہ آدمی کو مسجد سے نکال دیا گیا۔ اس میں احمدی کارکن حق بجانب تھے۔ کیونکہ مسجد کی بندگی کرنے والوں کے کپڑوں جوتوں کو چوروں اور اٹھائی گیروں سے محفوظ رکھنا بھی منتظموں کا فرض ہے۔ مگر یاروں نے موقع غنیمت پا کر ملک بھر میں غوغا مچا دیا۔ کہ احمدیوں نے ایک غیر احمدی کو مسجد سے نکال دیا۔ اور اس کی بےعزتی کی۔ ایسی کئی اور مثالیں بھی ہیں۔ لیکن ان کا فرداً فرداً ذکر کرنا کچھ ضروری نہیں۔

جو لوگ محض پوسٹر اور اخباروں میں مندرجہ گمراہ کن خبریں پڑھ کر خواہ مخواہ کسی فرقہ کے خلاف رائے قائم کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ خود موقعہ پر جا کر حالات دریافت کریں۔ اور دیکھیں کہ کسی ذاتی غرض سے انہیں بے وقوف تو نہیں بنایا جا رہا۔

احمدیوں اور احراریوں میں مذہبی مسائل کے لحاظ سے اختلاف ضرور ہونگے لیکن احمدیوں کے دلوں سے وہ امن سوز جوش مفقود ہے۔ جو احراریوں میں موجود ہے۔ شاید یہی وجہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا!

کالجیٹ لاہور

لاہور کے کالجوں کے احمدی طلباء نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر نہایت اعلےٰ کاغذ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ انگریزی اور اردو میں تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مضامین پر مشتمل تھے۔ ٹریکٹوں کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) تجلی صداقت از حضرت امیر المومنین (بزبان اردو)

(۲) مسیح موعود کی بعثت (انگریزی) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) کرشن اوتار (انگریزی) از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ ٹریکٹ ساڑھے چار ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ لڑکے پارٹیاں بنا کر سارے شہر میں پھیل گئے۔ باغوں گرجوں۔ دکانوں اور کوٹھیوں غرض ہر جگہ کثرت سے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زبانی تبلیغ بھی کی۔ نامہ نگار

لدھیانہ

یوم التبلیغ غیر مسلموں میں بفضلہ خیر و خوبی سے منایا گیا۔ تمام دن احمدی نوجوانوں نے سکھوں جینیوں۔ اور سماجی دوستوں میں تبلیغ کی۔ غیر مسلموں نے سنجیدگی اور متانت سے ہماری باتیں سنیں۔ خاکسار صوفی سید محمد عبد الرحیم

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

احباب جماعت احمدیہ گھٹیالیاں وفود کی صورت میں اور فرداً فرداً مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔ خاکسار جس وفد میں تھا۔ اس وفد نے سکول کے طلباء کے ہمراہ جلوس کی صورت میں چار دیہات میں دورہ کیا۔ اور تبلیغ احمدیت کی۔ احباب جماعت کو گورمکھی ٹریکٹ کرشن قادیانی بھی تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا۔ اس سال جن دیہات میں پیغام اسلام پہنچایا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ کوٹ گوندل۔ ہرنبس پورہ۔ شیر پور۔ چوبارہ گھٹیالیاں۔ بھوربچے ڈھلی۔ قلعہ۔ کھرالہ۔ نلواڑہ وغیرہ اندازاً پانچ سو افراد کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ احباب جس جس جگہ بھی تبلیغ کے لئے گئے۔ ہندو اور سکھ صاحبان خوشی اور دلچسپی کے ساتھ ٹریکٹ پڑھتے اور سنتے رہے۔ خاکسار فضل الرحمٰن سکرٹری

لکھنؤ

۱۰ر مارچ یوم التبلیغ منایا گیا۔ ٹریکٹ اور اشتہارات ہندوؤں اور سکھوں میں تقسیم کئے گئے۔ وہ شوق سے اشتہار لیتے اور پڑھتے سکھوں میں گورمکھی زبان کا اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جو پسند کیا گیا۔ خاکسار برکت علی مرزا سکرٹری تبلیغ

گنج (لاہور)

جماعت کے پانچ وفد بنائے گئے۔ جنہوں نے رام گڑھ باغبانپورہ۔ شالامار باغ۔ سنگھ پورہ۔ ریلوے کوارٹرز اور دھرم پورہ میں ۲۰۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جناب ڈاکٹر جی۔ ایس بھاٹیہ صاحب رام گڑھ جناب حکیم نرنجن سنگھ صاحب۔ جناب پنڈت نانک چند صاحب وید جناب پنڈت میوہ لال صاحب رام گڑھ اور جناب پنڈت چھتر پال صاحب صدر چھاؤنی لاہور خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پوری متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ہماری باتیں سنیں۔ خاکسار رحمت اللہ سکرٹری

رہتک

۱۰ر مارچ صبح کے وقت احمدی احباب دار التبلیغ میں جمع ہوئے اور سب نے مل کر دعا کی۔ بعد ازاں چودھری دوست محمد خان صاحب ایم۔ اے نے کالج کے دوستوں کو تبلیغ کی۔ منشی اصغر علی صاحب نے سکھوں کے گوردوارہ اور عیسائیوں کے گرجا میں جا کر ٹریکٹ اردو و گورمکھی تقسیم کئے۔ ڈپٹی سید غلام حسین صاحب نے راؤ بہادر چودھری لعل چند صاحب سابق وزیر و راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام صاحب سابق وزیر۔ ایم۔ آر۔ سچدیو صاحب ڈپٹی کمشنر کپتان گپتا صاحب ڈاکٹر۔ و دیگر افسران کی کوٹھیوں پر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سید منصور احمد شاہ و ممتاز احمد شاہ نے اپنے طالب علم دوستوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ منشی سید احمد حسن صاحب نے باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے نوجوانوں سے بڑھ کر مختلف اشخاص کو زبانی اور بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ نے زنانہ ہسپتال میں جا کر ایک سکھ لیڈی ڈاکٹر اور ہندو نرسوں کو ٹریکٹ دیئے اور تبلیغ کی۔ سیدہ محمودہ۔ مبارکہ۔ و ممتاز بیگم صاحبہ نے شہر کی لیڈی ہیلتھ وزیٹر کو جو ایک عیسائی عورت ہے۔ اس کے گھر جا کر لٹریچر بھی دیا۔ اور تبلیغ بھی کی۔ جس کا اس نے بہت شکریہ ادا کیا۔ نامہ نگار

ڈیرہ دون

مورخہ ۱۰ر مارچ جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کے افراد نے بذریعہ ملاقات اور تقسیم اشتہارات پوری سرگرمی اور انہماک سے غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ اسلام کی ۳۰۰ سے زائد گورمکھی و اردو ٹریکٹ برائے مطالعہ دیئے گئے۔ اور قریباً ۷۵ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ غیر احمدیوں کا شریف طبقہ ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

خاکسار محمد شریف سکرٹری تبلیغ

پشاور

یوم التبلیغ کے موقعہ پر قریباً پچیس روپیہ کا لٹریچر اردو و گورمکھی جو دو ہزار کے قریب تھا مرکز سے منگایا گیا۔ ایک صد کتاب انگریزی احمد اینڈ ٹیچنگز سکندر آباد سے منگائی گئی۔ اور پچاس عدد کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی و گورمکھی اور انگریزی بھی کل لٹریچر قریباً ستر روپیہ کا تھا۔ جو تقسیم کرنے کے لئے منگایا گیا۔

مورخہ ۹ر مارچ چھاؤنی اور شہر کے پندرہ حلقہ جات تجویز کئے گئے۔ اور فیصلہ ہوا کہ صبح تمام دوست مسجد احمدیہ میں جمع ہو کر بعد دعا لٹریچر لے کر اپنے اپنے حلقوں میں زیر نگرانی امیر وفد تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ چنانچہ سب احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اور بعد دعا لٹریچر لے کر اپنے اپنے حلقوں میں چلے گئے حلقے مندرجہ ذیل مقرر کئے گئے۔ مندر۔ گرجے و ہسپتال۔ گوردوارے۔ ایڈیٹران اخبار۔ معززین شہر۔ افسر و وکلاء۔ چھاؤنی۔ اسٹیشن صدر۔ اسٹیشن شہر۔ بازاروں کے حلقہ جات تجار وغیرہ تمام افراد نے صبح سے شام تک نہایت خوش اسلوبی اور تندہی سے اپنے اپنے حلقہ جات میں سارا دن تبلیغ کی۔ لوگوں نے خندہ پیشانی سے ہماری باتوں کو سنا۔ شہر کے سب سے بڑے گوردوارہ کے منیجر صاحب نے اقرار کیا۔ کہ ہم آپ کی تبلیغی مساعی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آپ لوگوں نے اپنا مذہبی لٹریچر ہماری زبان میں ہم تک پہنچا دیا ہے

خاکسار عبد الکریم

جہلم

۱۰ر مارچ یوم التبلیغ پر احباب کے آٹھ وفد بنائے گئے۔ اور پیغام حق غیر مسلم احباب تک پہنچایا گیا۔ پہلا وفد غیر مسلم افسران و کارکنان۔ محکمہ مال۔ محکمہ جوڈیشل محکمہ پولیس محکمہ حفظان صحت اور محکمہ تعلیم کے لئے۔ دوسرا وفد افسران و کارکنان محکمہ جات۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل کمیٹی۔ پی ڈبلیو ڈی وکلاء صاحبان اور ہری بھاؤ کے لئے تیسرا وفد محکمہ جات ریلوے اسٹیشن۔ عملہ ورکشاپ بابو اور اچھوت اقوام کے لئے۔ چوتھا وفد بڑی بڑی گذرگاہوں مثلاً اڈا موٹر و ٹانگہ پلیٹ فارم ریلوے اسٹیشن۔ ریلوے پل وغیرہ کے لئے۔ پانچواں وفد بازار۔ اندرون منڈی۔ جنوبی حصہ شہر کے لئے۔ چھٹا وفد مشین محلہ جات اور بیرون منڈی کے لئے۔ ساتواں وفد شمالی حصہ شہر کے لئے۔ آٹھواں وفد پولیس لائن اور جیل کے لئے۔ علاوہ ازیں قریباً چار صد ٹریکٹ مثلاً ایشوری گیان۔ الامین۔ گورمکھی ٹریکٹ۔ زلزلہ بہار۔ کرشن اوتار وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ہر جگہ غیر مسلم حضرات عمدگی سے پیش آئے۔ اور احمدی احباب نے احسن اور محبت آمیز طریق سے حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا پیغام ان تک پہنچایا۔

خاکسار سردار شاہ سکرٹری تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر شخص کے پڑھنے کے لئے صحت کے قوانین کو بتلانے والی

مفید عام کتب

مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت

مارچ ۱۹۳۵ء میں خاص رعایت

ہر کتاب لاثانی آپ ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مضمون کو پنڈت صاحب لکھتے ہیں۔ اس کو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری کتب کے علاوہ نیچر کیور۔ کروموپیتھی۔ ہومیوپیتھی وغیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد پیش کرتے ہیں۔ لغرض بیاد درجن کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ناظرین کو چاہیئے کہ اپنی اپنی ضرورت اور شوق کے مطابق فہرست سے انتخاب کرکے اس مارچ میں یہ مفید عام کتب اپنے اور اپنی اولاد کے واسطے منگوالیں کیونکہ زیادہ جمع شدہ سٹاک کو نکالنے کے واسطے

اِس مارچ کے واسطے قیمت نصف سے بھی کم کردی گئی ہے!

وہ اس طرح کہ ہر خریدار کے واسطے جو مارچ کے اندر خط لکھے روپیہ میں ۸/ کی رعایت ہوگی۔ مگر جس کا آرڈر بیس روپیہ (عـــہ۲۰) اصل قیمت سے زیادہ ہوگا اس کو ۹/ فی روپیہ اور جس کا آرڈر اصل قیمت سے بیس روپیہ سے زائد ہوگا۔ ان کو ۱۰/ فی روپیہ رعایت دی جاوے گی۔

اس نادر موقع سے فائدہ اٹھاویں!

ہر ایک کتاب گھر میں رکھنے کے قابل ہے کچھ کتب صرف طبیبوں یا مریضوں کے واسطے ہیں۔ فہرست کو پڑھ کر جو مناسب سمجھیں منگوالیں۔ وہ خاص کتب جن کا ہر ہندوستانی کے واسطے مطالعہ اہم ضروری ہے ان کو ہم نے پہلے درج کردیا ہے۔ یہ تمام کتب کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت جی شرما وید موجد امرت دھارا کی تصنیف ترتیب یا ترجمہ کی ہوئی ہیں۔

کام ورتی شاستر حصہ اوّل

اس کے اندر پچاس فوٹو بلاک کی اور دو صد چھتالیس دستی تصاویر ہیں۔ یہ سلسلہ چار مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ ابھی نمبر ا رسالہ نکلا ہے۔ جو ہر بار چھپ کر ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔ اس میں خوبصورتی مرد و عورت کا مفصل بیان۔ مرد و عورت کی اقسام کا مدلل تذکرہ اور مرد و عورت کی قوت حیات کا بیان ہے۔ قیمت اردو ۵/ ہندی (۲/)

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں

اس میں صحت قائم رکھنے اپنی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں۔ ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں بتائی گئی ہیں جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں اور ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہر سمجھدار انسان کو خود پڑھنا اور اپنی اولاد کو پڑھانا یا سنانا چاہیئے سجا کیا سو سے زیادہ تصویریں ہیں جو مضمون کی وضاحت کرتی ہیں قیمت ایک روپیہ

حفظ ماتقدم و علاج

اس میں لکھا ہے کہ انسان کو اپنے پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے پڑھنے سے ہی معلوم ہوگا۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل امراض یعنی احتلام۔ جذبات پر قابو نہ رکھنا۔ ضعف دماغ۔ طبیعت کا اچاٹ ہونا۔ جھنجھلاہٹ۔ ناکامی۔ کاہلی خود کشی۔ جلد بازی۔ بڑھاپا۔ اس نئے سائنٹفک تہذیب کی عام امراض کا بھی حفظ ماتقدم و علاج درج ہے۔ قیمت ۱۲/

ضروریات زندگی

انسانی زندگی کیلئے کونسی چیزیں ضروری ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کیسے وہ زندگی کو بڑھاتی یا اس کو گھٹانے والی ہوتی ہیں۔ صحت کی قدر کرنے والے اشخاص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنی اولاد کو کرانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ

رسالہ خوراک

اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر تفصیل بحث کی گئی ہے اور ضروری و مفید ہدایات اردو ہندی۔ ویدک۔ یونانی و ایلوپیتھی درج کی گئی ہیں۔ ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں ان کے بنانے کی خاص ترکیبیں بھی لکھی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے (عـــہ/۲)

رسالہ بواسیر

بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور ان کی علامات کیا ہیں سب مفصل طور پر بیان ہے۔ علاوہ ازیں سے زائد نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲/

دن چریہ (ہدایت الیوم)

اس میں درج ہے کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے صبح اٹھ کر کیا کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے۔ خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات سب مفصل بیان ہیں۔ قیمت ساڑھے بارہ آنے (۱۲/)

ہدایت الموسم

ہمارے ملک میں ۵ موسم ہوتے ہیں ان پانچوں کا مفصل بیان۔ ان موسموں کا انسانوں پر اثر اور ان کے مطابق رہنے کھانے پینے۔ پہننے اور خانہ داری کے اصول۔ ہر موسم میں ہونیوالی مرض کا بیان و علاج بھی ساتھ آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونیوالے پھل ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی عـــہ

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب

اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا۔ زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے۔ پڑھو اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۱۲/ ہندی عـــہ

کیا میں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز

مرد۔ عورت۔ بچہ۔ بوڑھا جوان و تندرست۔ بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے۔ تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتے ہیں بدلائل بیان کئے ہیں۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۱۲/

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب و اسکا علاج

اس کتاب کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپی ہے۔ ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے۔ صحت کے اصولوں کا مکمل و مفصل بیان ہے۔ قیمت اردو دس آنے (۱۰/) ہندی بارہ آنے (۱۲/)

تصاویر صحت

اس میں ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن سے پتہ لگے کہ اٹھنے چلنے کام کرنے۔ کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہیئے۔ گھر میں رکھو اور بچوں کو دکھاؤ قیمت ۳/

ہیپناٹزم اور ذاتی تربیت

ہیپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کرنے یا فائدہ پہنچانے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے؟

امریکہ کا ایک ڈاکٹر نوے سال کی عمر میں نوجوانوں کے سے اعضاء رکھتا ہے۔ اس نے یہ کتاب لکھی ہے کہ میں نے کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۱۰/

رسالہ صحت کے دس اصول

یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے دس ایسے ضروری مگر عام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزہ آسکتا ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۲/

نشانات موت

مریض جب حد سے گذر جاوے تب اس کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جب انسان کا آخری وقت پتہ لگتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵/

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان

جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے تمام دنیا کی امراض کو دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا انہی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کردیا ہے جس سے ان کا کل مت معلوم ہوجاتا ہے۔ قیمت فی جلد اردو ۸/ ہندی ۲/

دودھ و اس کی اشیاء۔ ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے۔ ہر قسم کے دودھ کے مفصل

خط و کتابت دستار کا پتہ :- امرت دھارا ۹۳ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیاء کا بیان مع فوائد۔ قیمت اُردو ۸ ہندی ۱۲

رسالہ کریزا } امریکہ کی مشہور ڈاکٹر شاک ہام کی تصنیف کا اُردو ترجمہ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے ان کا خیال ہے کہ بدوں انسانی جوہر کے خرچ کئے بھی مرد و عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب و مفید خیالات ہیں۔ قیمت آٹھ آنے (۸)

ویرج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات } ویرج (منی) جسم انسانی کا جوہر یا عطر ہے اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے۔ اعضاء تناسل مردانہ و زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی منی کے متعلق مکمل بحث اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق کیا گیا ہے۔ قیمت اُردو ۶ ہندی ۱۰

رسالہ حفظ ما تقدم طاعون } پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں۔ ویدوں یا ڈاکٹروں نے آجتک جتنی تحقیقات کی ہے سب اس میں درج ہے۔ قیمت اُردو ۷ ہندی ۱۰

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہوتے رہنے والی امراض کے مختصر آسان مگر مجرب آزمودہ سچے نسخے اس میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو ۲ ہندی ۴

کیا ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں:۔

اولاد حسب خواہش پیدا کرنیکے متعلق آجتک کی ویدک اور یونانی۔ ڈاکٹری کل تحقیقات کا علیحدہ بیان کس طرح تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ قیمت اردو اڑھائی آنے (۲/۱) ہندی ساڑھے چار آنے ۴/۱ رنگدار ۴

رسالہ وضع حمل } یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھ کر یا سنا کر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کرا دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۲۳ بامعنی تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۱۰

رسالہ دلچسپ طبی مضامین نمبر اول } اخبار دیش اپکارک کے چند مفید خاص و عام مضامین کا مجموعہ۔ قیمت اُردو ۴

دودھ نباتات } اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۸

رسالہ ہلیلہ:۔ ہلیلہ کل امراض کیواسطے کافی ہے۔ رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان درج ہے کل فوائد و استعمال کے طریقے بھی درج ہیں۔ قیمت اردو ڈیڑھ آنہ (۱/۱) ہندی ساڑھے چار آنے (۴/۱)

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے جسکو واضح نہ کیا گیا ہو۔ ہر گھر میں اس رسالے کا موجود ہونا ضروری ہے۔ ہر بات میں آپ کی رہنمائی کرے گا۔ قیمت اُردو چودہ آنے (۱۴) ہندی ایک روپیہ (عہ)

رسالہ برھمی } آجکل برہمی کے دافع نسیان مقوی دماغ۔ اکسیر جات دافع جریان وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جانتے ہیں۔ اسمیں برہمی کا مکمل بیان درج کرکے استعمال کے بیشمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں۔ قیمت اُردو دو پیسہ (۲) ہندی ایک آنہ (۱)

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول } اخبار دیش اپکارک کے اپریل ۱۹۰۳ء تا مارچ ۱۹۰۵ء کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں بڑے بڑے نامی حکما اور ایڈیٹر دیش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰)

199

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اخبار دیش اپکارک کے از اپریل ۱۹۰۵ء سے تا مارچ ۱۹۰۷ء یعنی دو سال کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے قیمت دو روپے

" **نمبر سوم** } دیش اپکارک کے دو سال اپریل ۱۹۰۷ء سے اپریل ۱۹۰۹ء تک کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

" **نمبر چہارم** } اس میں اپریل ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات کا مجموعہ ہے۔ حجم ۳۰۰ صفحہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے (۳/۸)

" **نمبر پنجم** } اس میں مجربات اپریل ۱۹۱۲ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک ہیں۔ قیمت سات روپے یہ دو حصوں میں بھی مل سکتی ہے قیمت حصہ اول ۳ روپے دوم للعہ

گنج مجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے لئے ایسے عجیب نسخہ جات ہیں جو کسی بھی کتاب میں نہیں ہیں جنہیں ہم نے اس کا ترجمہ کرکے کتابی صورت میں آپکے سامنے پیش کر دیا ہے اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں۔ فقیروں، سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہیں۔ قیمت (عہ)

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت چودہ آنے (۱۴)

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرنے سے پیشتر اس کو پڑھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں حکیم و مریض کے تعلقات کی بابت ضروری بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول } اس میں زہروں کے علاج کے ضروری نوٹ ہیں اور زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی۔ مچھر۔ بھڑ۔ چھپکلی۔ چوہا۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر ہیں۔ قیمت اُردو ۳ ہندی ۷

" **نمبر دوم** } اس میں تمباکو۔ شراب۔ چرس۔ افیون۔ گانجہ وغیرہ کا ذکر ہے ان کا زہر اتارنے کے لئے علاج و طریق۔ ان کی عادت کے بد نتائج۔ اور چھڑانے کی تراکیب درج کی گئی ہیں قیمت اُردو (عہ) ہندی (عہ)

" **نمبر سوم** } اس میں سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ مکھی۔ مچھر۔ چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور ان کے کاٹے کا علاج مندرج ہے۔ اور قلمی تصاویر بھی ہیں قیمت (عہ)

رسالہ قبض } اس رسالہ کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح۔ قبض کی وجوہات۔ اسکی اقسام و ان کا علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر خاص و عام حکیم و مریض یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اُردو ۱۰ ہندی (۱۲)

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات آج تک اُردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ اسکو کسی زبان کا نام معلوم ہو دوسری سنسکرت یونانی کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہوجائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت اور خرچ سے تیار کئے گئے ہیں قیمت ۲

طب ہندی کی قدامت } اُردو مشہور ڈاکٹر لکھنؤ کے پرانے حلقہ بار ضیاء الدین ہندی کی عمر اور معالج کا مختصر خاکہ ہے۔ قیمت ۲

ادویات باہ:۔ اس نام کی ایک ضخیم کتاب لکھی جارہی ہے جس میں دنیا کے ہر قسم کے مقوی نسخہ جات کا ذخیرہ جمع کیا جاویگا۔ اس کا حصہ اول اب شائع ہوگیا ہے اس میں مقوی باہ پاک۔ معجون۔ حلوے۔ لڈو۔ سفوف۔ گولیاں۔ دوائی گھڑ۔ اور گھی دیرہ وغیرہ کے نسخے درج ہیں۔ جو کہ سینکڑوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں و ویدوں کے علاوہ عام اشخاص کے تجربات سے حاصل کئے گئے ہیں اس سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت تین روپے (سعہ)

ادویات باہ حصہ دوم } اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی از قسم شربت عرق۔ آسو۔ شراب۔ نیز مقوی باہ تیل۔ گھرت۔ عطر و روغن کے اعلیٰ مجرب نسخے۔ مقوی باہ کشتہ جات ہر قسم۔ ساتھ ہی مقوی باہ طلا ضماد نیز مقوی عنبرات۔ ملذذات۔ مضیقات وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

وِش ہی امرت } اس کتاب میں افیون۔ کچلہ۔ دھتورا۔ بچھناگ۔ آک۔ تھوہر وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں۔ جو چیزیں اموات کا سبب ہوتی ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۱۲

موت کے قاصد کرم و انکی حقیقت } اس کتاب کے اندر تمام ضروری امراض مثلاً ملیریا۔ ٹائیفائیڈ۔ مرض سوم۔ پلیگ۔ فیل پاء وغیرہ کے جرمز اور ان کے ایکدوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پورا بیان ہے۔ قیمت ۵ ہندی ۹

رسالہ سرعت } کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص فائدہ اٹھا سکے قیمت اردو ۸ ہندی ۱۲

رسالہ آتشک بالتصویر } اس رسالہ میں ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کرتی ہیں ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں قیمت اردو ۸ ہندی ۱۲

رسالہ سوزاک } ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات کھلانے کا مکمل رسالہ ہے جسمیں سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں لکھا گیا۔ قیمت ہندی ۱۲

رسالہ چیچک } اس رسالے کے اندر چیچک کا مفصل بیان اس کے متعلق جو عام خیالات ہیں ان کی تشریح مرض چیچک کی وہ تمام احتیاطیں جن سے وہ جلدی تندرست ہو۔ قیمت اردو ۴ ہندی عہ تشخیص الامراض عہ

رسالہ ملیریا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق آجتک جو تحقیقات ہوئی ہے اس سب کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقے سے ذکر ہے کہ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت اُردو ۵ ہندی ۱۰

غذا و صحت ۱۲ ہندی ایک روپیہ ۴ مہیر ڈاکٹر جی نے مجھے معاملات دنیاداری کی تعلیم کیسے دی ۱۰ ہندی ۴۔ علاج الاطفال دو روپے ہندی ڈھائی روپے کھنی ہودک دق و سل ۲ ہندی ۴۔ یادگار سلور جوبلی اردو ہندی۔ انگریزی ایک ۴ رعایت کوئی نہیں ہے۔ شباب جاودانی ۲ ہندی عہ جوہر جوانی ۴ نقشہ صحت روغنی اردو ۲ ہندی ۲ بجیر مغز سلطنت مخزن کیمیا ہندی ۱۲۔ رسالہ دانت ان کی امراض و علاج ۱۲۔ اصلاحات یونانی ۱۰ اصلاحات ویدک ۸ ہندی ۸۔ ودھی ایک روپیہ ۴ ہندی ایک روپیہ ۸۔ علم و عمل کشتہ جات ایک روپیہ۔ العلوم نمبر ۱ ۸ ہندی ۸۔ سنسکرت کا ترجمہ حصہ اول ۸ حصہ دوم ۲ (ان دونوں پر رعایت نہیں) فزیالوجی ۱۔ اور خشاخت نبض ۵ ویدک مشہور مرکبات ۳ ہندی عہ۔ سیر لیدیہ حصہ اول ۵ ہندی عہ۔ سیر لیدیہ حصہ دوم اردو ۱ تحفہ سر ۱۹۱۶ء ۵۔ رطالب ملکوں کو نصیحت ۱۔ بے اولاد کیا کریں ۲ (رعایت نہیں) لاہور کا بیٹہ ۲ (رعایت نہیں) مرہم چکستا (زود بخراجی) عہ

خط و کتابت و تار کیواسطے پتہ امرت دھارا ۹۳ لاہور
تار پر صرف امرت دھارا۔ لاہور لکھیں:۔

المشتہر:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ و دیش اپکارک بک ڈپو۔ امرت دھارا بلڈنگس امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بلوچستان میں تشدد اور سختی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ۱۴ مارچ اسمبلی میں حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب نے ایک سو روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ چونکہ اہل بلوچستان ترقی کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس لئے انہیں تقریر و تحریر کی آزادی ہونی چاہیئے۔ یہ تحریک ۴۷ کے مقابلہ ۵۷ آراء کے تناسب سے منظور ہو گئی۔

سر تیج بہادر سپرو نے ۱۲ مارچ کلکتہ یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں مجوزہ آئین اور انڈیا بل پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگرچہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں بہت سے نقائص ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کو اسے قطعی طور پر نامنظور بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ مزید کہا کہ اگر آپ لوگ اسے نامنظور کر دیں۔ تو میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے آمادگی کا اظہار نہیں کر سکتا۔

آرمی ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات میں تخفیف کے لئے ۱۲ مارچ اسمبلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کی طرف سے مسٹر عبدالمتین چوہدری نے ایک روپیہ کی تخفیف کی تحریک پیش کی۔ جو ۴۸ کے مقابلہ میں ۷۹ آراء کی کثرت سے منظور ہو گئی۔

کیمونل ایوارڈ کانفرنس کا اجلاس دہلی سے ۱۲ مارچ کی اطلاع کے مطابق عربک کالج ہال دہلی میں ۲۴ مارچ کو نواب صاحب ڈھاکہ کے زیر صدارت منعقد ہو گا۔

سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم نے ۱۲ مارچ پنجاب کونسل میں بتایا۔ کہ حکومت کو کوئی اختیار نہیں۔ کہ وہ ان ٹرینڈ اشخاص کو سرجن یا طبیب کی حیثیت سے کام کرنے سے باز رکھ سکے۔

آڈٹ اور اکاؤنٹس کی ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کے مناسب کے لحاظ سے چونکہ بہت کم نمائندگی دی گئی ہے۔ اس لئے لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق ۲۷ مسلم ارکان اسمبلی نے وائسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جب تک حکومت کے احکام عملاً بروئے کار نہ لائے جائیں۔ مسلمانوں کی پوزیشن درست نہیں ہو سکتی۔

بغاوت یونان کے متعلق مقدونیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باغیوں پر سرکاری فوجوں کی زبردست گولہ باری ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں باغیوں نے حکومت کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

قاہرہ کی ایک اطلاع کے مطابق مصر سے ایک تجارتی وفد اس برطانوی وفد کے جواب میں جو ۱۹۳۱ء میں مصر آیا تھا۔ مصری مال کی کھپت کا اندازہ لگانے کے لئے وہاں جا رہا ہے۔

وسطی آسٹریلیا کے جنگلوں میں سڈنی سے آمدہ اطلاع کے مطابق ابھی تک بیوہ لڑکیاں برسر عام نیلام کی جاتی ہیں جن کو عرب۔ یورپین۔ چینی اور افغان خرید لیتے ہیں۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق ۲۴ مارچ ۳۵ء کو نئی دہلی میں بدیں غرض منعقد ہو گا۔ کہ اس میں انڈیا بل پر بحث کی جائے۔

کابل کے اخبار اصلاح نے افغانستان کے ایک گاؤں کی عورت کے متعلق خبر شائع کی ہے۔ کہ وہ دفن کرنے کے تین دن بعد قبر سے زندہ نکالی گئی۔ اس کی زندگی کی اطلاع ایک فاتحہ خوان کو قبر سے آنے والی آواز سے ہوئی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سکتہ کی حالت میں اسے دفن کیا گیا اور کسی سوراخ کے رستہ جو قبر میں رہ گیا۔ اس کی آواز باہر پہنچ سکی۔

ہو گا۔ قواعد و ضوابط کی کاپیاں اسپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور سے ۴ر قیمت پر مل سکتی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چار خالی اسامیاں کامیاب امیدواروں سے پر کی جائیں گی۔

نئی دہلی سے ۱۳ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ چونکہ کچھ عرصہ سے خارجی چاولوں کی درآمد کے سبب ہندوستانی بالخصوص مدراسی مزارعین بہت تنگ ہو رہے ہیں۔ اس لئے حکومت ہند کا خیال ہے۔ کہ خارجی چاولوں کے ٹوٹے کی درآمد پر ۱۲ر فی من کے حساب محصول لگا دیا جائے۔

کونسل آف سٹیٹ میں ۱۲ مارچ کو مسٹر ہیلٹ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت نے کوئی ایسا دستور العمل وضع نہیں کیا۔ جس سے سلور جوبلی کے موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی ظاہر ہوتی ہو۔

اسمبلی کے سابق صدر مسٹر شنکھم چیٹی کے متعلق مدراس سے ۱۲ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ریاست کوچین کے دیوان مقرر ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ابھی حکومت ہند کی منظوری کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

کیوبا کے متعلق نیامی سے ۱۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ وہاں سخت بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت تک دو سو نفوس موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔

صدر مجلس احرار کو ایک اور چیلنج

ہمارا نامہ نگار رہتک سے لکھتا ہے۔ کہ

۱۱ مارچ مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار نے مجمع عام میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف جہاں اور کئی غلط بیانیاں کیں۔ وہاں یہ بھی کہا۔ کہ "احمدی انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ حال میں پونے دو سو مرزائیوں کو کسی دوسرے نے خرچ پر حج کے لئے بھیجا گیا ہے۔" ہم صدر احرار کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر انہیں راستی سے کچھ بھی پیار ہے۔ تو اپنے اس الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچائیں۔ ہم اسے صریح جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ اور دعوٰی کے ساتھ کہتے ہیں کہ کوئی ایک احمدی بھی نہ جاسوس بن کر حج کے لئے گیا ہے۔ اور نہ ایسی اغراض کے لئے کسی نے کرایہ دیا ہے۔

لاہور سے ۱۲ مارچ کی اطلاع کے مطابق سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب سول سروس (ایگزیکٹو برانچ) میں داخلہ کے لئے ماہ اکتوبر ۳۵ء میں امتحان مقابلہ

مالاکنڈ کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ فقیر آف ... نے اپنی خصومت آمیز سرگرمیوں کو دوبارہ شروع کر دیا ہے چونکہ انگریزی فوج اس علاقہ سے واپس بلالی گئی تھی۔ اس لئے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی